

عقائد کے بیان میں سب سے مستند کتاب

ترجمہ

الْعَقِيدَةُ الطَّحَاوِيَّةُ

حضرت مولانا مفتی محمد شفیع صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:
”یہ کتابچہ اس قابل ہے کہ ہر طالب علم اسے زبانی یاد کرے۔“

صحیفہ

امام ابو جعفر الطحاوی

ترجمہ

محمد حنیف عبد المجید

فاضل جامعہ العلوم الاسلامیہ

علامہ بنوری ٹاؤن کراچی

دَارُالْهُدٰی

عقائد کے بیان میں سب سے مستند کتاب

ترجمہ

الْعَقِيدَةُ الصَّحَابِيَّةُ

حضرت علامہ مفتی محمد شفیع صاحب دہلوی فرماتے ہیں :
”یہ کتابچہ اس قابل ہے کہ ہر طالب علم اسے زہنی و کرسی“

مصنف : امام ابو جعفر الوراق الطحاویؒ

مترجم : محمد حنیف عبد المجید

فہم جامعہ العلوم اسلامیہ
طاسہ بنوری ٹاؤن کراچی

ڈالرز ڈی

مقدمہ

اساتذہ کرام..... اور مہتممین اور پرنسپل حضرات پرچہ بات واضح ہے کہ مسلمانوں کے جو بچے ہمارے پاس پڑھنے آتے ہیں وہ ہمارے پاس امانت ہیں۔ امانت اس معنی میں کہ ان کی ایمانی اور علمی اور عملی صحیح تربیت کرنا ہمارے ذمے ہے۔

عقیدے کی اہمیت سب پر واضح ہے کہ عقیدہ صحیح ہوئے بغیر اعمال کی کوئی قدر و قیمت نہیں۔ امید کی جاتی ہے کہ ہر باب مدراس اور اسکولوں کے ذمہ دار حضرات نے اپنے اپنے اداروں میں عقائد کی درستگی سے متعلق اپنے ادارے کے نصاب میں کتابیں رکھی ہوں گی۔

جن حضرات نے ایسی کتابیں اب تک نہیں رکھیں ان کی خدمت میں نہایت ہی ادب سے عاجزانہ گزارش ہے کہ وہ ”عقیدہ و الطحاوی“ نامی کتاب اپنے ادارے کے نصاب میں اہمیت سے شامل فرمائیں نیز بچوں / طلباء کی ذہنی استعداد دیکھتے ہوئے جس درجے (گریڈ اور کلاس) میں مناسب سمجھیں اس میں شامل فرمائیں اور بچوں کو زبانی یاد کرا دیں۔ اس کا اجر و ثواب آپ حضرات کے حصے میں بھی آئے گا۔

نیز اس نئی نسل کے بچے، جن وقت مدعو و مفتاحی انگریزوں کے توغواؤں کے لئے
 اقبال صاحب پر جتنا درد و دھڑکوں کو بھی اسی پر لانے کی محنت کرنا سامان ہوگا۔ اور
 یہ ماہ کے مجموعی اقبال ہمارے لئے اور آپ کے لئے بہترین مصروفی جاریہ
 ہوں گے۔ ان کتاب کی مقبولیت کا اندازہ لگانے کے لئے تقاضا کافی ہے کہ
 تقریباً گیارہ سو سال سے بھی زائد عرصے سے اُن کے طبقات میں یہ کتاب
 مقبول ہے اور آج بھی عرب دنیا کے مدارس ہامعات کے نصاب میں شامل
 ہے اور وہاں کی مساجد اور مدارس و کتاب میں طبع کرنا چاہی ہے۔ الحمد للہ
 ہر ملک کے لوگوں نے اسے قبول کیا اور اپنے ہاں رائج کیا۔ عرب و عجم کے
 بڑے بڑے علماء کرام نے اس کی شروحات لکھیں جو شعی بلکہ سنیہ کے بعض
 حضرات نے اس کو منہدم شغل میں پیش کیا۔

ہمارے دوست مولانا آزاد الحق نے اس بات کی ترغیب دی کہ اس
 کا ترجمہ آسان اور اسی کریمہ جائے۔ تو پیش آنی بندہ نے ترجمہ کا کام شروع
 کیا اور بندہ کے پیش نظر مولانا محمد علی خان کا ترجمہ تھا، انہوں نے کیا تھا بعد میں
 معلوم ہوا کہ مولانا نور البکر خان محمد نور الحق صاحب نے بھی ترجمہ کیا۔ یہ ان کے
 ترجمہ سے بھی مستفاد کیا۔

بندہ وہ کسی تو اب صاحب اور مولوی محمد صاحب فاضل جہ معہ فارغ التحصیل

شکر گزار ہے کہ جنہوں نے وکٹ فوٹا بندہ کی معاونت کی اللہ ان کو بہترین جزائے خیر عطا فرمائے اور اس کتاب کو ہم سب کے لئے نجات کا ذریعہ بنائے۔

یہ کتاب درسی شکل میں عربی متن کے ساتھ شائع کی جا رہی ہے تاکہ اسکولوں میں اور درس نظامی کے مدارس (بین و بنات کے ادارے) درجہ اعداد ۱۰ یا ۱۱ میں طلبہ و طالبات کو حفظ کروانی ہو سکے۔

ہم امید کرتے ہیں کہ ہماری اس گزارش پر راسخزی نے ساتھ قہر دی جانے کی اور دیگر ادارے جو بھی اس کتاب کو اس حد ابعیت کے پیش نظر رائج اور جاری کرنے کی کوشش کی ہوئے گی۔

بزمِ اہل بیت

از: ابو محمد زمری عفا اللہ

۳۰/ صفر ۱۴۰۳ھ

۷۱۰۰ میل ۲۰۰۰

مدرسین توجہ فرمائیں

اُن علم جانتے ہیں کہ امام بخاری نے اس کتبہ بعد کتاب اللہ (بخاری) ہ آغاز شادی کریم سنی اللہ علیہ وسلم اے الاعمال بالنیات سے فرمایا جس کی اصل وہ یہ ہے کہ حمد اعمال حیات کی صحت و مقبولیت کا اعتماد نیت کی درستی پر منحصر ہے۔ ہر عمل خواہ وہ فلاحی اور دوزخی نوعیت کا ہو یا اجتماعی و قومی نوعیت کا، اگر وہ نیک نیت کی رہا کے لئے ہے تو وہ پس نے سے بچھوٹا ہونے کے باوجود خود بخود ہی الٰہی، جنہم سے نجات اور دخول جنت کا درجہ ہوگا، لیکن اگر خالص بعد نے الٰہی عمل کا محرک نہیں ہے تو "تَحْبِسُ الذُّلْبَا وَالْاَبْجَرَةَ" سے چھٹکارا ممکن۔ اس بناء روشنی سے ہے کہ زیر نظر مجموعہ کا واحد مقصد مسلمانوں سے متعلق اصلاح ہے جس کا قرآن و سنت کے مطابق ہونا نیت پر بھی مشہد ہے اگر عمل و نیت دونوں درست ہوں مگر عقائد درست نہ ہوں تو ہر بار جو نیت و عمل دونوں کی درستی و صحت کے لئے مشہد و دلیلی جملہ عبارات و مطالبہ حاصل ہوا۔ تاہم آخرت کی بلا امت و جماعتی اور مفسد الٰہی کا پیش خیمہ ہے، اسی لئے قرآن کریم نے مطالبہ جس کے ہر دفعہ پر غفلت سے نکلنے (صحبت فقہانہ) کی شرط لگا دی ہے۔ اس لئے ضرورت الٰہیت

نے سچی نگاہ سے یہ کتاب "معاذ اللہ" میں لکھی ہے۔ یہ سچی ہے۔ اس میں
 جس شخص کا ذکر ہے، اس کا ذکر اور اس کا حال ہے۔ اس کا ذکر اور اس کا حال ہے۔ اس کا ذکر اور اس کا حال ہے۔
 اس کا ذکر اور اس کا حال ہے۔ اس کا ذکر اور اس کا حال ہے۔ اس کا ذکر اور اس کا حال ہے۔

اس کا ذکر اور اس کا حال ہے۔ اس کا ذکر اور اس کا حال ہے۔

اس کا ذکر اور اس کا حال ہے۔ اس کا ذکر اور اس کا حال ہے۔ اس کا ذکر اور اس کا حال ہے۔
 اس کا ذکر اور اس کا حال ہے۔ اس کا ذکر اور اس کا حال ہے۔ اس کا ذکر اور اس کا حال ہے۔

اس کا ذکر اور اس کا حال ہے۔ اس کا ذکر اور اس کا حال ہے۔

اس کا ذکر اور اس کا حال ہے۔ اس کا ذکر اور اس کا حال ہے۔

اس کا ذکر اور اس کا حال ہے۔ اس کا ذکر اور اس کا حال ہے۔ اس کا ذکر اور اس کا حال ہے۔
 اس کا ذکر اور اس کا حال ہے۔ اس کا ذکر اور اس کا حال ہے۔ اس کا ذکر اور اس کا حال ہے۔

اس کا ذکر اور اس کا حال ہے۔ اس کا ذکر اور اس کا حال ہے۔ اس کا ذکر اور اس کا حال ہے۔
 اس کا ذکر اور اس کا حال ہے۔ اس کا ذکر اور اس کا حال ہے۔ اس کا ذکر اور اس کا حال ہے۔
 اس کا ذکر اور اس کا حال ہے۔ اس کا ذکر اور اس کا حال ہے۔ اس کا ذکر اور اس کا حال ہے۔

محدث امر حضرت مولانا سید محمد رفیع صوفی فرماتے ہیں۔

”مفتیہ و علماء ہند ہمارے امر دینیہ کے عقد و لے کے ساتھ میں سے
مستفہ کتاب ہے۔ ہم امر حضرت نبویؐ کی حدیث و روایت کو مستفہ
پاس کو اذیت دیتے تھے۔“

امام ابوحنیفہؒ کے تعلق خا طر

امام ربیعؒ کی امام ابوحنیفہؒ کے طرز اختلاف سے بہت زیادہ متاثر تھے۔
اس لیے امام ربیعؒ کی سلف کی شہرت کرتے رہے۔ اسی پر قیاس و تفسیر
مستفہ بہت زیادہ میل سمجھا جاتا تھا۔

(۱) مفتیہ و علماء ہند ہمارے امر دینیہ کے عقد و لے کے ساتھ میں سے
مستفہ کتاب ہے۔ ہم امر حضرت نبویؐ کی حدیث و روایت کو مستفہ
پاس کو اذیت دیتے تھے۔“

”امام ربیعؒ کی سلف کے تعلق خا طر یہ کہ وہ اپنے تفسیر کی حدیث کی حدیث
مستفہ و علماء ہند ہمارے امر دینیہ کے عقد و لے کے ساتھ میں سے
مستفہ کتاب ہے۔ ہم امر حضرت نبویؐ کی حدیث و روایت کو مستفہ
پاس کو اذیت دیتے تھے۔“

اس کے علاوہ امام طحاوی رحمہ اللہ کی مشہور کتب یہ ہیں۔

- (۲) معانی الآثار (۳) مشکل الآثار (۴) احکام القرآن (۵) المختصر
- (۶) الشروحات (۷) شرح الجوامع المکیہ (۸) شرح الجوامع الصغیر
- (۹) انوار البراقع۔

وفات: ذی القعدة ۳۲۹ھ بروز جمعرات کو وفات پائی۔ اور قریب
تادمہ بستی میں دفن کے گئے۔ ورنہ رحمۃ اللہ علیہ۔

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

امام محمد بن رحمۃ اللہ علیہ سے ہیں جو صیح احمدی کے ساتھ قریب بہ ۱۰۰۰ قدی
سے متعلق ہم اس اعتقاد کا اعتراف کرتے ہیں۔

۱۔ اِنِّ اللّٰهَ تَعَالٰی وَاحِدٌ لَا شَرِيْكَ لَهُ

یقیناً اللہ ایک ہے اس کا کوئی شریک نہیں۔

۲۔ وَلَا شَيْءٌ مِّثْلُهُ

کائنات کی کوئی بھی چیز اس کی جیسی نہیں۔

۳۔ وَلَا شَيْءٌ يُعْبَرُ بِهِ

اور نہ ہی کوئی چیز اسے ماننا کرتی ہے۔

۴۔ وَلَا الذُّخْرُ

اس کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں۔

۵۔ قَدْ نَبَّأَهُمْ بِلَا انْكَارٍ دَابَّوْا بِلَا انْتِهَاءٍ

وہ ہمیشہ سے پہلے اور ہمیشہ رہے۔

(۶) لَا تَقْنِي وَلَا تَنْبَا

وہ ذات نہ فر ہوگی اور نہ ہی خیر ہوگی۔

(۷) وَلَا يَكُونُ إِلَّا غَابِرًا

اس جہاں میں وہی کچھ ہوتا ہے جو اندہ تعالیٰ چھپتا ہے۔

(۸) لَا تَبْلُغُهُ إِلَّا وَهَامٌ

انسانی دنیا اس کی حقیقت تک نہیں پہنچ سکتے۔

(۹) وَلَا تَدْرِيهِ إِلَّا الْإِفْهَامُ

اور نہ ہی عقل اس کا اور کچھ کر سکتی ہے۔

(۱۰) وَلَا يَشْبُهُ إِلَّا قَامٌ

قلوب کے ساتھ اس کی بولی مشابہت نہیں۔

(۱۱) خَيْئٌ لَا يَمُوتُ، فَيَوْمٌ لَا يَنَامُ

وہ سدا زندہ ہے اسے کبھی موت نہیں آئے گی، وہ محافظ ہے اسے نیند نہیں آتی۔

(۱۲) حَافِيٌّ مَلَا خَاجِدٌ

وہ ماری کائنات کا پیدا کرنے والا ہے حالانکہ اسے اس کی کوئی

ضرورت نہیں۔

۱۵) لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُولَدْ، وَمَنْ لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُولَدْ فَهُوَ خَالِقُ
 اُس نے نہ پالنے کی صفت ہمیشہ سے ہے اور ہمیشہ رہے گی چہ ہے پلنے
 والا نہ ہو اُس کو نہ پلنے کا خلق نہ کرنے کی صفت ہمیشہ سے ہے اور ہمیشہ
 رہے گی یہ ہے محقق ہو یا نہ ہو۔ جب کوئی چمنہ والا نہ تھا جب بھی اللہ
 پاک تھا۔

۲۰) وَكَمَا أَنزَلْنَاهُ عَلَى الْمُوسَىٰ يَوْمَ الْصُورِ فَلَوْ أَنَّهُ أَخِيضَ لَكُمْ، اسْتَحَقُّ هَذَا الْإِسْمَ
 قُلُوبُ إِخْيَاطِهِمْ، كَمَا لَكَ اسْتَحَقُّ اسْمُ الْخَالِقِ قُلُوبُ إِخْيَاطِهِمْ
 یہاں دو مردوں کو زندہ کرنے کے بعد مسمیٰ (زندہ کرتے والا)
 کہا تا کہ اسی طرح وہ زندہ کرنے سے پہلے بھی اس کا مستحق ہے
 اور اسی طرح مخلوق کو پیدا کرنے سے پہلے ہی خالق ہونا اس کی شان
 ہے۔

۲۱) ذَلِكَ بِأَنَّهُ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ، وَكَأَنَّ سَيِّئًا إِلَيْهِ فَتُجْزَىٰ، ذِكْلُ
 أَمْرٍ عَلَيْهِ يَسِيرٌ، لَا يَحْتَاجُ إِلَىٰ سَيِّئٍ، لَيْسَ كَمَنْبِهِ شَيْءٌ وَهُوَ
 السَّمِيعُ الْبَصِيرُ

اس لئے کہ وہ ہر چیز پر قادر ہے اور ہر چیز اُس کی طرف ہے۔ ہر کام اُس

نے اے انسان ہے۔۔۔ وہی جو ہماری نہیں۔۔۔ سالہا سال وہی متواتر نہیں۔۔۔
 جس نے وہاں اس کی آواز کی ہے۔

۲۲) حَسْبُكَ الْجَلُوعُ عَالِمٌ

اللہ تعالیٰ نے تم کو اس کی طرح علم سے یہ کیا۔

۲۳) وَفَكَرَ لَهُمْ قَدَارًا

اور نہ تو ان کے تم کوئی قدر دیا۔

۲۴) وَصَرَفَ لَهُمْ أَجَالَ

اللہ تعالیٰ نے تم کو اس سے بھر دیا۔

۲۵) لَسْتُ بِحَفِيفٍ عَلَيْهِ شَيْءٌ أَسَىٰ أَعْدَانِهِمْ، قُلُوبُ أُولَىٰ عَشَائِهِمْ، وَعِلْمُهُ مَا هُمْ

مَعْنَاهُمْ، قُلُوبُ أُولَىٰ عَشَائِهِمْ

تم کو اس پر ہلکا نہیں۔۔۔ اس کے اپنے بھی اس سے بڑی چیزیں ہیں۔۔۔

نورس اور یہ اس کے پلے۔۔۔ یہ جو تانہ کہ وہ اپنی زندگی میں یہ کئے کرتے

۔۔۔

۲۶) وَأَمْرُهُمْ بِطَاعَتِهِ، وَبِهِ نَفْعُهُمْ مِنْ مَعْصِيَتِهِ

اللہ تعالیٰ نے ان کو۔۔۔ اپنی اور اس کی نافرمانی سے ان کو بچانے کی۔۔۔

۔۔۔ نکات ۔

۲۷۔ وَكُلُّ شَيْءٍ بِخَيْرٍ بِغَدِيرِهِ وَبِشَيْئِهِ، وَبِشَيْئِهِ تَنْفَذُ وَلَا
مُشَبَّهَ الْعِبَادِ إِلَّا بِمَشَاءِ لَيْفِهِ، فَمَا شَاءَ لَيْفُهُمْ كُنْ، وَمَا لَمْ يَشَأْ
لَيْفُهُمْ يَكُنْ.

کائنات و ہر چیز اس کی تعمیر و تراوی کے ارادے کے مطابق چلتی
ہے۔ جو اللہ تعالیٰ چاہتا ہے وہی ہوتا ہے اور جو نہیں چاہتا وہ نہیں ہوتا۔
اور اسی کی پابست چلتی ہے، اندہ کے رہنے سے کچھ نہیں ہوتا مگر یہ کہ اللہ
جی چاہے تو وہ اللہ چاہتا ہے اور وہ جاتا ہے اور جو نہیں چاہتا وہ نہیں
ہوتا۔

۲۸۔ يَجْعَلُنِي مِنْ بَشَاءٍ وَبِعَصْمٍ وَيُعْطِيْ مِنْ تَشَاءٍ فَضْلًا

اللہ تعالیٰ جس کو چاہے اپنے عفو و کرم سے عافیت دے دے اور جس کی
چاہے حفاظت کرتا ہے اور جس کو چاہے عافیت دیتا ہے۔

۲۹۔ وَيُصَلِّ مِنْ بَشَاءٍ وَيَحْذَرُ وَيُسَبِّحُ عَذْلًا

اور وہ دعا و انصاف کی بنا پر شے چاہتا ہے اور وہ دعا و انصاف
کے بغیر نہ کرتا ہے۔

۳۰. وَكُلُّهُمْ خٰفِلُونَ فِيْ مَشِيْبِهِ بَيْنَ قَضَاهُ وَعَذَابِهِ

تمام لوگ اندھنوں کی چاروت کے مابین اس کے فیصلے اور عذاب
انسان کے درمیان زمین کی آواز کے درمیان ہیں۔

۳۱. وَهُوَ عَتَبٌ عَلَى الْاَصْدَادِ وَالْاَقْدَادِ

وہ ذات اسرار اور شکیبائی کے وہم و گہم ہے۔

۳۲. لَا رَافِدَ قَضَائِهِ. وَلَا مُعْطٍ لِحُكْمِهِ. وَلَا خَالِبَ لَامِرِهِ

نہ قبول کرنے والا فیصلہ کوئی مال نہیں کرتا۔ نہ کے لئے نعم کوئی بنا نہیں کرتا۔ نہ
نہ کے فیصلے پر کوئی غائب نہیں۔

۳۳. اِنَّمَا مَذْلُوكٌ تَحْتَهُ. وَابْتِغَاءُ اَنْ تَحْتَهُ مِنْ عِنْدِهِ

ایمان سب باتوں پر ایمان۔ نیت میں اس کے راہنمائی کا ہے کہ اس
پہلو کی طرف سے ہے۔

حضرت محمد علیؑ رحمہ اللہ

۳۰۔ وَاِنْ مُحَمَّدًا رَسُوْلًا مِّنْ ذٰلِكَ فَطَنِيْ وَبِئْسَ الْمُجَسِّدُ
الْمُتَنَصِّی

اگر محمدؐ رسول ہے تو میں نے اس کو پہچان لیا اور کتنا برا
میں نے اپنے آپ کو اس کے خلاف کیا ہے۔

۳۱۔ عَاقِبَةُ اٰتَمَاءٍ وَرَافِقُ الْاَتَمِيَّاءِ وَسَيِّدُ الْفَرَسِيَّاتِ
الْعَلِيَّیْنَ

وہ آپؐ ہیں اللہ کے پیغمبرؐ، ان کے متبعوں کے سردار،
ان کے رفیق اور ان کے سردار۔

۳۲۔ رَسُوْلٌ دَعُوْةُ نَّبُوْةٍ مَّعْنٰی وَهَدٰی

آپؐ ہیں دعوتِ نبوتؐ کے معنی و ہدایت کے

۳۳۔ وَهَبِ الْمَغْرُوْبِ اَنْیَرُ عَاقِبَةِ الْجَمْعِ وَخَافَةُ الْوَرُوْدِ الْمَسْعُوْبِ
رَاجِعٌ وَنَهْدٌ

آپؐ ہیں اللہ کے پیغمبرؐ، ان کے رفیق، ان کے سردار، ان کے
معاون، ان کے ہدایت کے نور کے ساتھ آتے ہیں۔

قرآن مجید

۳۸: وَإِنِّ الْقُرْآنَ كَلَامُ اللَّهِ تَعَالَى جُتْ نَدَا بِأَلَا كَيْفِيَّةٍ قَوْلًا. وَأَنزَلَهُ
عَلَى نَبِيِّهِ وَحِيًّا، وَصَدَّقَهُ الْمُؤْمِنُونَ عَلَى ذَلِكَ حَقًّا، وَآيَقَنُوا
أَنَّهُ كَلَامُ اللَّهِ تَعَالَى بِالْحَقِيقَةِ لَيْسَ بِمَخْلُوقٍ كَكَلَامِ الْبَرِيَّةِ
فَمَنْ سَمِعَهُ فَرَّغَ أَنَّهُ كَلَامُ الْبَشَرِ فَقَدْ كُفِّرَ وَقَدْ ذُمَّ اللَّهُ
وَعَانَهُ وَأَوْعَدَهُ بِسُقْرٍ حَيْثُ قَالَ: سَأُحْلِبُهُ سُقْرًا فَلَمَّا أَوْعَدَ
اللَّهُ بِسُقْرٍ لِمَنْ قَالَ "إِن هَذَا إِلَّا قَوْلُ الْبَشَرِ" عَلَيْنَا وَأَبْقَى أَنَّهُ
قَوْلُ خَالِقِ السَّمَرِ، وَلَا تُشْفَى قَوْلُ الْبَشَرِ

بدشہ قرآن مجید اللہ کا کلام ہے اس کی ذات سے بغیر کسی کیفیت کے یہ
کلام الہی ہوا، اور اس کو اپنے رسول صلی اللہ علیہ وسلم پر، مہی کی صورت
میں نازل فرمایا، مومنین نے حق سمجھتے ہوئے اس کی تصدیق کی، اور
انہوں نے اس بات کا یقین کیا کہ بھینس یہ اللہ تعالیٰ کا کلام ہے، مخلوق
کے کلام کی طرح مخلوق نہیں ہے۔ جس نے سے سنا اور سے مخلوق کا
کلام سنا تو اس نے کفر کیا، اللہ تعالیٰ نے ایسے انسان کی مذمت بیان
فرمائی اور اس کا عیب بیان کیا، اور اسے جہنم کے عذاب سے ڈرایا، جیسا

عسی ما أراد، الله تعالى، وعلمه، وكل ما حدث في ذلك من
الحدثات، صحيح عن رسول الله ﷺ وعن أمته،
رضوان الله عليهم أجمعين، فهو كما قل، ومعه تفسيره
على ما أراد، لأنه حل في ذلك ما قلنا، لا ولا شوبس
سأخبرنا، فإنه سمع في غيره، لا من سمع لنا، تعالى ولو سئل
لأنه، ورد علم ما ثبت عنه في عالمه

الحق جنت کو اپنے پروردگار، دو جہان حق سے نہیں یہ، یکے والی کسی اور نہ
دو کثرت کے ہوا، جیسا کہ اللہ تعالیٰ کی کتاب کے ذریعہ کہ
"اسرار کائنات سے چھپے ہوئے ہوں گے، اپنے رب کی طرف
سے، پھر رہے ہوں گے۔"

اس کی تفسیر، اسی قول کوں کافی ہو، تو فی فی مشافہہ، مگر کہ اللہ تعالیٰ
توئی اور اس ضمن میں جتنی بھی رسائل نے علی الصراط، علم میں کج ساز و کار
میں اور سب معتبر تصور ہوں گے۔

معلوم یہ ہے کہ اس کی تفسیر، تفسیر ہے، اور اس کی تفسیر
ووقت تفسیر، یہ ہے۔

۳۲) وَلَا يَصِحُّ الْإِيمَانُ بِالرُّؤْيَةِ لِأَهْلِ دَارِ السَّلَامِ لِمَنْ اغْتَرَفَهَا
 مِنْهُمْ بِوَعْدِهِمْ أَوْ تَأْوَلَّهَا بِفَهْمِهِ إِذَا كَانَ تَأْوِيلُ الرُّؤْيَةِ وَتَأْوِيلُ مَنْ
 مَعْنَى يُضَافُ إِلَى الرُّؤْيِيِّ بِتَرْكِبِ التَّأْوِيلِ وَتَرْوِمِ التَّسْلِيمِ
 وَعَلَيْهِ دِينَ الْمُرْسَلِينَ وَغَرَابِ الْمُسْلِمِينَ وَمَنْ ثُمَّ يَعْرِفُ
 النُّقْصَ وَالْتَحْصِيَةَ ذَلِكَ وَلَمْ يُصِبِ التَّزْيِيدَ فَإِنَّ رَبَّنَا جَلَّ وَعَلا
 مُوَطُّوفٌ بِصِفَاتِ الْوَحْدَانِيَّةِ مَنْعُوتٌ بِمَعْنَى الْفَرْدَانِيَّةِ، لَيْسَ
 بِهِ مَعْنَاةٌ أَخَذَ مِنَ التَّزْيِيدِ

جنت والوں کا اللہ تعالیٰ کو دیکھنے کے بارے میں کسی شخص کا اس طرح
 ایمان لا نا جس میں اس نے اپنے وہم کا اعتبار کیا ہو، یا اپنی سمجھ سے
 تاویل کی جو صحیح نکلاں۔ اس لئے کہ روایت کی تاویل اور اسی طرح ہر اس
 عفت کی تاویل جس کی نسبت ربوبیت کی طرف ہو درست نہیں۔

اور ایسی تاویل کو چھوڑ دیا جائے گا، اور تسلیم کو لازم پکڑ لیا جائے گا، اور
 اللہ تعالیٰ کی جو خصوصیات صفات ہیں ان کو بالکل ویسا ہی مان لینا مسلمانوں
 کی شان ہے، اور اسی پر مسلمانوں کا اعتقاد ہے۔

۳۳) تَعَالَى اللَّهُ عَنِ الْخَضُودِ وَاسْغَايَاتِ وَالْأَرْكَانِ وَالْأَغْضَاءِ

والأدواب. لا تخوفك الجحائم التي تساور المسنعات
 لله عز وجل محمد ورفيقه ورسوله صلى الله عليه وآله
 ہے اور ان میں سے شریاء کی طرح جو ہے ان پر وہی ہیں۔

۴۴) والسفر ح خل. وفاء أمري بالنبي صلى الله عليه وآله
 اليفظية في السماء، ثم اني حيث شاء الله تعالى من الغدا،
 وأكرم الله تعالى بمشاه. فلو حي. الى عليه ماؤحي
 ما كذب لواء ماؤحي.

سفر حج حق ہے۔ اللہ تعالیٰ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو رات کے وقت
 یہ کرائی اور یہاں کی حالت میں اللہ نے آسمان کی طرف آپ کے ہم
 نصیب کو لٹایا، چہ بندگان پر اللہ تعالیٰ نے جہاں تم چاہا لے لیا، اپنی
 چہ بہت کے منبر آپ کو عزت بخش۔ دیا آخرت میں آپ بھی اللہ علیہ وسلم
 پر روزی و مال۔

۴۵) والحوصل المني انكره الله تعالى به سبحانه لا منه حي
 حوصل کو ترک نہ کرے۔ جس نے تو یہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو عزت بخش اور
 سے اُمت کی عیاسی بھرنے کا ذریعہ بنا۔

۲۶) وَالْمُتَّقِينَ الَّذِينَ خَرُفُوا أَلْبَابَهُمْ لِقَاءِ رَبِّهِمْ فِي الْأَنْخَبَارِ

انست کے لئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سطرش بھی راجح ہے۔ عیسا
کے متعدد احادیث میں اس کا ذکر ملتا ہے۔

۲۷) وَالْمُتَّقِينَ الَّذِينَ أَخَذُوا مِنَ اللَّهِ عِلْمًا مِنْ آدَمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَذُرِّيَّتِهِ
حَقًّا

آدم صلیہ اسلام اور اولاد سے اللہ تعالیٰ نے تو پتہ لگایا (اقرار) کیا اور
بھلائے حق ہے۔

۲۸) وَقَدْ عَلِمَ اللَّهُ تَعَالَىٰ قَبْلَ أَنْ يَزُولَ عَذْدٌ مِّنْ يَدْخُلُ الْيَمِينَ
وَعَذْدٌ مِّنْ يَدْخُلُ الشَّامَ جُمْلَةً وَاجِدَةً، فَلَا يَزُولُ ذُلِّي ذَبِكَ
الْعَدِيدِ وَلَا يَنْقُصُ مَنَّهُ

اللہ تعالیٰ کو ازل سے الہ ہو گا۔ کائنات علم ہے جو ہست میں جا کر
اور جو ختم میں جا کر گئے اس میں کس کا امان نہ ہو گا اور نہ کمی۔

۲۹) وَكَذَٰلِكَ أَفْعَالَهُمْ فَلَمَّا عَلِمَ مِنْهُمْ أَنَّهُمْ يَفْعَلُونَ وَكُلُّ مَيْسَرٍ
لِّمَا خَلَقَ لَهُ

یہی طرح لوگوں کے وہ اعمال بھی اللہ تعالیٰ کے ہضم میں ہے جو ان کو

مستقبل میں سرانجام دیتے ہیں۔ ہر آدمی کے لئے وہی کام آسان کیا جاتا ہے، جس کے لئے وہ پیدا کیا گیا ہے۔

۵۰) وَالْأَعْمَالُ بِأَنْخَوَاتِهِمْ، وَالسَّعِيدُ مَنْ سَعِدَ بِقَضَاءِ اللَّهِ تَعَالَى، وَالشَّقِيُّ مَنْ شَقِيَ بِقَضَاءِ اللَّهِ تَعَالَى.

اعمال کا دارودار خاتمہ پر ہے۔ سعادت مند وہ ہے جس کے لئے تقدیر میں سعادت لکھ دی گئی، بد بخت (بد نصیب) وہ ہے جس کی تقدیر میں بد بختی لکھ دی گئی ہو۔

۵۱) وَأَضَلُّ الْفَلَسِفِ سِرُّ اللَّهِ فِي خَلْقِهِ لَمْ يَطَّلِعْ غَنَى ذَلِكَ مِنْكَ مُقَرَّبٌ وَلَا نَبِيٌّ مُرْسَلٌ، وَالتَّعَمُّقُ وَالنَّظَرُ فِي ذَلِكَ ذَرْبُهُ الْخُذْلَانِ، رُسُلُهُ الْجَزْمَانِ، وَذَرْبَةُ الطَّعْيَانِ، فَالْخُذْلَانُ كُلُّ الْخُذْلَانِ مِنْ ذَلِكَ، نَظَرًا أَوْ فِكْرًا أَوْ وَسْوَةً

تقدیر کی حقیقت یہ ہے کہ یہ مخلوق میں اللہ تعالیٰ کا ایک راز ہے، اس سے نہ تو مقرب فرشتہ آگاہ ہے نہ ہی کوئی نبی مرسل، تقدیر میں غور و فکر نامرادی، محرومی اور سرکشی کا ذریعہ بنتا ہے، مسئلہ تقدیر میں غور کرنے سے فخر، فکر، وسوسہ، جبر، اعتبار سے بچنا چاہیے۔

۵۲) فَإِنَّ اللَّهَ تَعَالَىٰ طَوَّيْ عِلْمَ الْقُدْرَةِ عَنْ أَمَامِهِ، وَنَهَاهُمْ عَنْ مُرَافِقِهِ
 كَمَا قَدْ لَفِيَ بِكِتَابِهِ. (لَا يُسْأَلُ عَمَّا يَفْعَلُ وَهُمْ يُسْأَلُونَ) فَتَعَنُّ
 سَأَلَ - لِمَ فَعَلَ؟ فَقَدْ رُدُّوا حُكْمَ كِتَابِ اللَّهِ، وَمِنْ رَدِّ كِتَابِ اللَّهِ
 تَعَالَىٰ تَمَكَّنَ مِنَ الْكَافِرِينَ.

اس لئے کہ اللہ تعالیٰ نے اللہ پر کمال اپنی مخلوق سے سمیٹ لیا اور اس میں
 غور و فکر کرنے سے روک دیا۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:

لَا يُسْأَلُ عَمَّا يَفْعَلُ وَهُمْ يُسْأَلُونَ (سورہ انعام: ۲۵)

وہ جو کام کرتا ہے اس سے پوچھا نہیں جائے گا اور

(جو کام یہ لوگ کرتے ہیں)

اس کے بارے میں ان سے پوچھ ہوگی۔

جس نے یہ اعتراض کیا کہ خدا تعالیٰ نے یہ کام کیوں کیا۔ اس نے
 قرآن مجید کے حکم کو ٹھکرا دیا اور جس نے قرآن مجید کے حکم کو ٹھکرا دیا وہ
 زمرہ کفار میں شامل ہوئے۔

۵۳) فَهَذَا جُمْلَةُ مَا لِي خَصَّاجٌ إِلَيْهِ مِنْ مَوْا قَلْبِهِ مِنْ أَوْلِيَاءِ اللَّهِ

تعالیٰ۔ وہی درجۃ الراسخین فی العلم۔

مسئلہ من اللہ شریعت کو اتار دیا اور ان امور میں اللہ نے تہمید فرمائی
سے اس صورت میں کہ یہ تمام تحقیق فی العلم کو اسباب سے ہے۔

۴۴) لَٰنَ الْعِلْمِ عِلْمَانِ۔ عِلْمٌ هِیَ الْحَقُّ مُوْخُوْدٌ۔ وَعِلْمٌ هِیَ الْحَقُّ
مُسْتَفُوْدٌ۔ لِذَا كَرَّرَ الْعِلْمُ الْمُوْخُوْدُ كَثْرًا، وَالدَّعَاءُ الْعِلْمُ الْمُسْتَفُوْدُ
كُفْرًا وَلَا يَكُ الْإِيْمَانُ إِلَّا بِحَقِّ الْمُوْخُوْدِ وَبِرُكْ طَلَبِ
الْعِلْمِ الْمُسْتَفُوْدِ

علم دو طرح کا ہے۔ ایک سر مخلوق میں موجود ہے اور دوسرا علم مخلوق میں ناپید
ہے۔ موجود علم کا اظہار اور فقہ و علم کا دعویٰ کفر ہے۔ علم موجود کے قبول کرنے
پر علم مستفود کے طرف لانے سے ایمان میں معیشتی تسبیح ملتی ہے۔

۴۵) نُوْصِيْ السُّوْحُ وَالْفُلُحُ، وَجَمِيْعُ مَا فِيْهِ قَدْ رَقِمَ، فَنُوْصِيْ
السُّحُوْ كُلَّهُمْ عَلٰی شَيْءٍ سَكَبَ اللّٰهُ فِيْهِ اَمْرًا سَكَبَتْ لِيُخْعِلُوْهُ غَيْرِ
كَامِنٍ لَّمْ يَقْدِرُوْا عَلَيْهِ، وَنُوْصِيْ الْجَمْعُوْا كُلَّهُمْ عَلٰی شَيْءٍ لَّمْ يَكْتَبْ
اللّٰهُ نَعَالِيْ فِيْهِ لِيُخْعِلُوْهُ كَامِنًا لَّمْ يَقْدِرُوْا عَلَيْهِ

ہر سوچ و فکر اور ان تمام چیزوں پر ایمان رکھتے ہیں یہ فقہ یہ عقل یہ تدبیر

لگی ہیں جس کو کہہ لو اللہ تعالیٰ نے مقدر کیا ہے جو ہم صورتوں سے
 ہے کیا کرتا ہے مخلوق میں اس کو اور ان کے انشاء سے اور اس میں نہ کام
 رہے گی۔ اور اللہ تعالیٰ نے کسی کام کے نہ کرنے کا فیصلہ کر لیا ہے۔ وہ
 بالکل نہیں دیکھا کہ تمام مخلوق سے مراد تمام دنیا پر ہے تو وہ یہ ہے کہ
 ۵۰. حَقُّ نَفْسِهِ سَدَّ قُرُوعَ كَمَا فِي نَفْسِ يَرْوِيهِ الْفَيْصَةُ، وَمَا أَحْضَرَهُ لَهَا لِيُحْطَظَ
 بِكُنْ تَحْصِيهِ، وَمَا أَحْضَرَهُ لَهَا لِيُحْطَظَ

قیامت تک جو کچھ ہوئے، اسے لکھ دیا گیا ہے اور تقدیر کو فیصلہ ہے
 نہیں ملے گا، نہ اسے کچھ دیا جائے گا اسے کچھ نہیں ملے گا، اور جو کچھ اس نے
 دیا ہے اسے وہ لکھ دیا گیا ہے۔

۵۱. وَخَبَى الْعَبْدُ أَنْ يَقْعَبَ أَنْ اللَّهَ فَذَنْبِي عِلْمُهُ فِي كُلِّ مَسْئَةٍ كَانَتْ
 مِنْ خَلْقِهِ، فَقُلُوبُ دُنُوكَ تَكُونُ تَوَاضَعًا شَرَفًا، لَنْسَ فِيهِ نَافِلُ
 وَلَا مُعْطَفٌ، وَلَا مُزِيلٌ، وَلَا مُغَيِّرٌ، وَلَا مُحَوِّلٌ، وَلَا رَافِدٌ، وَلَا
 نَافِلٌ مِنْ خَلْقِهِ فِي سَمَواتِهِ وَارْضِهِ

بندہ اس لئے کہ یہ لازم ہے کہ وہ اس مخلوق سے وہ جس طرح اس میں اس کو
 نہیں دیا گیا ہے، اس کو اس میں دیا گیا ہے، اللہ تعالیٰ کو کچھ نہیں دیا گیا

کے متعلق مضبوط محکمہ اور نہ بدلنے والا فیصلہ کر رکھا ہے اس فیصلے کو اس نے
وزمین کی مخلوقات میں سے نہ کوئی توڑ سکتا ہے اور نہ ہی کوئی رو کر سکتا ہے
اور نہ ہی کوئی اس کے فیصلوں کو ختم کر سکتا ہے اور نہ ہی ان کو بدل سکتا
ہے۔ نہ ان میں کمی کر سکتا ہے اور نہ ہی کوئی ان میں اضافے کی طاقت
رکھتا ہے۔

(۵۸) وَذَٰلِكَ مِنْ عَقْدِ الْإِنْسَانِ وَأَصُولِ السَّعْيَةِ ۚ وَلَا يَغْنَبُ الْغَنِي
بِجُودِ اللَّهِ ۚ وَرَبُّنَا عَلَّمَ الْقُرْآنَ ۚ خَلَقَ قَالٍ تَعَالَىٰ فِي كِتَابِهِ الْغَوْنِ
"وَوَحَّيَ كُلُّ نَسِيءٍ فَقَدْ رُفِعَ لَدُنَّا فَتَقَدَّرَ" وَقَالَ تَعَالَىٰ "وَكُنَّا أَمْرًا
اللَّهُ قَدَرًا مَّقْدُورًا" قَوْلُ بَلَّغْنَا لَكَ مَا فِي الْقُلُوبِ
عَبِيدُهَا، وَأَخْضَرْنَا لِلنَّظَرِ فِيهِ قُبَا سَبْعِينَ، فَقَدْ تَنَسَّسَ بِرُحْمِهِ
فِي فَخْصِ الْغَيْبِ مَرًّا كَيْفَ مَا وَعَدَ بِنَا قَالٍ فِيهِ أَفَانَا أُنْبِئْنَا
ان حقائق کو تسلیم کرنا ایمان کی بخشی معرفت کی بنیاد، توحید باری تعالیٰ
اور اس کی ربوبیت کا اعتراف ہے۔ جیسے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب
میں ارشاد فرمایا۔

وَخَلَقَ كُلَّ شَيْءٍ فَقَدَرَهُ تَقْدِيرًا ۝

اور اس نے ہر چیز کو پیدا کیا پھر اس کا ایسا اندازہ ٹھہرایا۔

وَكَانَ أَمْرُ اللَّهِ قَدَرًا مَقْدُورًا ۝

اور خدا کا حکم مقتدر ہو چکا تھا۔

لہذا بات ہے کہ اس انسان کے لئے جو تقدیر الہی کے مسائل میں اند
نے جھگڑا رہا اور بیمار دل کے ساتھ تقدیرات مسائل میں غم و خوش کرنے کا
وہ اپنے ہم و کسان کے مطابق عیب کے اندر میں چھپے ہوئے رہتا ہے خدا
وہی کو تلاش کرنے کا اور اس طرح وہ تقدیر کے مسائل کو جان کرنے میں
بھٹکتا اور کھڑکھڑاتا رہتا ہے۔

۵۹: وَالْعُرْسُ وَالْكَرْمُ خَيْرٌ

عرس لہی اور کرمی بہتر ہے۔

۶۰: وَهُوَ غَرٌّ وَخَلٌ مُسْنَعٌ عَنِ الْعُرْسِ وَخَاذِلَةٌ

حق تعالیٰ عرس وغیرہ سے بہتر ہے۔

۲۱) مُجِئًا بِكُلِّ شَيْءٍ وَهَوَاقِفُهُ، وَلَقَدْ أَخْجَرْنَا عَنِ الْإِخْلَافَةِ حَلْفَهُ

اللہ تعالیٰ ہر چیز کو اپنے ہونے سے اور اس پر علیہ اور بہتری برحقیت
اور اس نے مقول کو اپنے ہونے سے۔ ہزار ہوں۔

۲۲) وَنَسْأَلُكَ يَا اللَّهُ أَنْ تَخَذَ مِنَّا جُزْءًا وَتَحْلُمَ مَوْصِنِي تَكْلِيمِنَا.

اٰیْمَانًا وَتَصْدَقًا وَتَسْبِيحًا

پارے ایمان، صدقہ دلی اور تسلیم و رضا سے۔ ہر اس بات کا اختیار
کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے اور ہم علیہ اسلام کو اپنے قبول بنایا موسیٰ علیہ
اسلام سے یا تمہاری۔

۲۳) نُوْمِنُ بِالْإِسْلَامِ وَالْأَنْبِيَاءِ، وَلَكُنَّ الشَّرَافَةُ عَلَى الْمَرْسِيَّةِ

وَمِنْهُمْ كَلِمَةٌ عَلَى الْحَقِّ الْأَخْبَرِ

ہم فرشتوں، انبیاء و پیغمبر اسلام اور رسولوں پر مائل کی گئی تھے مسکندوں پر
ایمان رکھتے ہیں اور اس بات کی کراہی ہے کہ تمام انبیاء علیہ
اسلام کلمہ حق پر تھے۔

۲۴) وَنَسْأَلُكَ يَا اللَّهُ أَنْ تَقْبَلَنَا مُسْلِمِينَ مَوْصِنِينَ مَا ذَمُّوا بِمَا جَاءَهُ اسْمِي

عَنْهُ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ مُعْتَرِفِينَ، وَلَمْ يَكُنْ عَاقِلًا وَخَصِرًا

مُضْطَبِّقِينَ غَيْرَ مُتَحَدِّثِينَ

ہم اہل قبلہ کو اس صورت میں مسلمان و مومن سمجھتے ہیں جب تک وہ اس دین پر قائم رہیں جو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم لے کر آئے اور آپ کی تمام باتوں اور احادیث کو سچے دل سے تسلیم کرتے رہیں۔

(۶۵) وَلَا تَخُوضُ فِي اللَّهِ، وَلَا تُمَارِئُ فِي دِينِ اللَّهِ تَعَالَى

ہم ذات خدا میں سوچ بچار نہیں کرتے اور نہ ہی اللہ کے دین میں جھگڑا لگا کر داراوا کرتے ہیں۔

(۶۶) وَلَا تُجَادِلُ فِي الْقُرْآنِ وَنَشْهَدُ أَنَّهُ كَلَامُ رَبِّ الْعَالَمِينَ، نَزَلَ

بِهِ الرُّوحُ الْأَمِينُ، فَعَلَّمَهُ سَيِّدُ الْمُرْسَلِينَ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللَّهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلِفَ وَصَحْبِهِ أَجْمَعِينَ، وَكَلَامُ اللَّهِ تَعَالَى لَا

يَسَاوِيهِ شَيْءٌ مِنْ كَلَامِ الْمَخْلُوقِينَ. وَلَا نَقُولُ بِخَلْقِهِ، وَلَا

نُخَالِفُ جَمَاعَةَ الْمُسْلِمِينَ

ہم قرآن کے ظاہری معانی میں جھگڑا نہیں کرتے بلکہ اس بات کی گواہی

دیتے ہیں کہ یہ سارے عالم کے پروردگار کا کلام ہے۔

جبریل علیہ السلام اسے لے کر نازل ہوئے اور سارے نبیوں کے سردار

صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ کلام سنا دیا۔ بلاشبہ یہ کلام الہی ہے۔ مخلوق کا نبی
کلام اس کے مساوی نہیں سوتا اور نہ ہی ہم اللہ کے حکم کو مخلوق کہتے
ہیں۔ ہم کسی بھی مسئلہ میں مسلمانوں کی جماعت کی مخالفت نہیں کرتے۔

۱۷۔ وَلَا تَكْفُرْ أَحَدًا مِّنْ أَهْلِ الْقُبُلَةِ بِذُنُوبِ مَا لَهُمْ يَسْتَحِقُّهُ

ہر ایک مسلمان کسی گناہ کو عقیدے کے اعتبار سے جائز نہیں سمجھتے۔ ہم
نہیں کافراً نہیں دیتے۔

۱۸۔ وَلَا تَقُولُوا لَا يَنْصُرُنَا اللَّهُ وَلَا يَعْزِمُنَا مَعَ الْإِسْلَامِ ذُنُوبُ بَنِي عَمِلَةَ

اور نہ ہی تم کہو کہ اللہ ہم کو نہیں دیتا۔ گناہ مومن کو توں نقصان نہیں دیتا۔

۱۹۔ وَرَسُولُ الْمُؤْمِنِينَ مِنْ أَمْوَالِهِمْ إِنِّي يَغْفِرُ عَنْهُمْ وَيَذْهَبُ

الْجَنَدَ بِرَحْمَتِهِ وَلَا سَأَلَ عَلَيْهِمْ وَلَا تَسْأَلُهُمْ بِالْجَنَّةِ،

وَيَسْتَغْفِرُ لَهُمْ سَيِّئَاتِهِمْ. وَلَا يَحِاثُ عَلَيْهِمْ وَلَا يَقْبِضُهُمْ

ہم مومنین میں سے ایک آدمی کے بارے میں امید رکھتے ہیں کہ

اللہ تعالیٰ ان کو معاف فرما دے گا اور انہیں اپنی رحمت سے ہمت میں

داخل فرمائے گا۔ لیکن جنت میں یقینی وعدہ کی ہم کو اتنی نہیں دیتے۔ ہم

گنہگاروں کے لئے بخشش کی دعا کرتے ہیں۔ ہمیں ان کے قصص بارے

لیکن ہم انہیں مایوس نہیں کرتے۔

(۷۰) وَالْأَمْنُ وَالْإِنْسَانُ يُفْلِحَانِ عَنْ مَثَلٍ لَأَسْلَامٍ وَسَبِيلٍ الْخَيْرِ بَيْنَهُمَا
لَأَهْلِي الْقَبِيلَةِ

بے ثقی اور بیوقوف کا اسلام سے کوئی تعلق نہیں۔ مسلمانوں کے لئے
سیدہ راستہ ان دونوں کے درمیان ہے۔

(۷۱) وَلَا يَخْرُجُ الْعَبْدُ مِنَ الْإِيمَانِ إِلَّا بِحُجْرَةٍ مَا أَقْبَلَهُ فِيهِ
بِرَّهِ مَوْثِقٍ إِيْمَانِ كَيْ دَارِهِ سَازِ وَتَمَّتْ نَكْلٌ نَكْلٍ سَكَا بِسَبَابِ نَكْلٍ
نَاقِلٍ كَا كَا لَمْ كَرِهَ نَكْلٍ كَا بِرَّ بِرَّ إِيْمَانِ مِثْلٍ دَاغِلٍ بِوَاغِلٍ
(۷۲) وَالْإِيمَانُ هُوَ الْإِفْرَارُ بِاللَّسَانِ وَالْتَصْدِيقُ بِالْخَيْرَانِ
إِيْمَانِ نَكْلٍ مِثْلٍ دَارِهِ سَازِ وَتَمَّتْ نَكْلٌ نَكْلٍ سَكَا بِسَبَابِ نَكْلٍ

(۷۳) وَجَمِيعُ مَا صَبَّحَ عَنْ النَّبِيِّ ﷺ مِنَ الشُّرُوعِ وَالْبَيَانِ كُلِّهِ حَقٌّ
شُرُوعِ مِثْلٍ دَارِهِ سَازِ وَتَمَّتْ نَكْلٌ نَكْلٍ سَكَا بِسَبَابِ نَكْلٍ
اَدَامَاتِ بَرَقِ مِثْلٍ دَارِهِ سَازِ وَتَمَّتْ نَكْلٌ نَكْلٍ سَكَا بِسَبَابِ نَكْلٍ

(۷۴) وَالْإِيمَانُ وَاحِدٌ وَأَهْلُهُ كَثِيرٌ أَصْلُهُ سَوَاءٌ وَالْفَضْلُ تَبِيْعُهُ
بَانْتِقَاوِي وَمُخَالَفَةُ الْهَوَى وَمُلَازِمَةُ الْأَوْثَانِ

ایمان واحد ہے اور تمام مومنین ایمان میں برابر ہیں لیکن ایک دوسرے

پہرے والے خوف اللہ اور اپنی قوم پرشات پہرے والے پہرے پرشات کرتے ہیں۔
تو گت ، اس عمل پر غم و رنج میں آئی کیا یہ تعجب نہ آتی ہے۔

۵۔ وَالْمُؤْمِنُونَ أَخِيصُوا لِرِجَالِ الْخَيْلِ وَانْصَرَفُوا إِلَى اللَّهِ
أَخِيصُوا وَانْصَرَفُوا إِلَى اللَّهِ

تو ایمان والے اللہ سے ہمت کریں۔ ان میں سے زیادہ طاقتور اور
بے خوف اللہ اور اس کی سستی سے علیحدہ ہو جائیں۔ اور وہ اس کی سستی
پر توجہ کریں۔

۶۔ وَالْإِنْسَانُ خِرٌ لِّلْإِنْسَانِ دَلِيلُهُ وَمَوْلَانِ كَتَبَهُ وَرَمَلَهُ وَاسْمُهُ
الْأَخْرَجَهُ وَالْقَصْرَ خَيْرُهُ وَالْمَرْجُ وَالْمَرْجُ وَالْمَرْجُ وَالْمَرْجُ
ایہ ایمان والے اپنے آپ کو اللہ کے لیے دیکھیں۔ اللہ تعالیٰ پر اس کے فرشتوں
پر ایمان لائی آئی کہ وہ ایمان والوں کے لیے اور ایمان والوں کے لیے ہیں
اور ان کی ہمتی اور سستی و خستگی سے بے خبر ہے۔

۷۔ وَنَحْنُ فَرِيقَانِ دَلِيلُكُمْ كَتَبَهُ لَّا تَخْزِي بَيْنَ أَحَدٍ مِّنْكُمْ وَالْقَصْرَ
وَالْقَصْرَ فَرِيقَانِ كَتَبَهُ خَلْقُ مَا جَاوَزُوا

ہم ان کو دو فرقوں میں لے کر آ رہے ہیں۔ ہم ان میں سے کسی میں خزاہی

نہیں کرتے اور وہ ہر پہلو سے اچھے اس کی تعریف کرتے ہیں۔

۱۸۔ وَأَهْلَ الْكَافِرِ مِنْ أَهْلِ مُحِبِّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي النَّارِ لَا يَخْلُدُونَ إِذَا مَاتُوا وَهُمْ مَرِحُونَ. وَإِنْ لَمْ يَكُنْ أَوْاقَاتِهِمْ سَعْدٌ أَنْ لَقُوا اللَّهَ غَرِيبِينَ مُوَسِّسِينَ وَهُمْ فِي مَلِيئَتِهِ وَحُكْمِهِ أَنْ يَسَاءَ عَقْرُ لَيْلِهِمْ وَغَدَا غَلِيظُهُ بَعْضُهُ كَمَا ذَكَرَ عَزَّ وَجَلَّ فِي كِتَابِهِ "وَبَعْضُهُمَا ذُوْنَ دَلِكٍ مِنْ يَسَاءٍ" وَإِنْ سَاءَ عَذَابُهُ فِي النَّارِ بَعْدَ ذَلِكَ لَمْ يَغْرُحْهُمْ مِنْهُ بِرَحْمَتِهِ وَذَلِكَ بِأَنَّ اللَّهَ بَعْلِي يُولِي أَهْلَ مَعْرِفِهِ وَلَمْ يَخْلَعْهُمْ فِي الدَّارِ كَأَهْلِ نَجْمِهِ. أَتَبَيَّرَ حَاضِرًا مِنْ هَذَانِ. وَلَمْ يَدْلُوا أَسْوَاقَ الْبُحْمِ يَارُولِي الْأَسَاوِمِ وَأَهْلَهُ. لَبِئْسَ عَلَى الْإِسْلَامِ حَتَّى تَلْغَاكَ بِهِ

حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی امت میں سے کبھی دوزخ کے احکام پر آمرا اور جنوں میں جا کر گئے۔ لیکن وہ اس میں ہمیشہ نہیں رہیں گے، بشرطیکہ موت کے وقت تو انہیں سے قلمی ہوں اگرچہ کلمہ دیکھنا ہوں سے تو یہ دلی ہو لیکن اس سے جب ملے ہوں تو مانتا ہوں اور مومن ہونے کی طاقت میں سے جو یہاں تک کہ غافل کی مشقت اور تنہم کی قوت

ہوں نے، اور یہ ہے آسان لکھن، اور نہ اور نہیں ہے انھیں وکرم سے
 معاف کر دے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں تذکرہ فرمایا
 (شراف) نے سوال کیا کہ جس کو یہ ہے معاف کر دے اور اگر وہ
 چاہے تو نہیں جہنم میں جے ذل والہ اللہ کے معاف کر دے اور
 نہیں اس۔ اپنی موت اور اپنے لئے ماحورہ و کرم کی مدد کی ہو،
 یہ ظالموں کے اور انہیں جنت میں داخل کر دے۔ یہ اس کے ہونا کہ
 اللہ تعالیٰ نے انہیں ایمان کو درست بنا دیا۔ اور انہیں دین و آخرت میں
 مقربین کے برابر قرار دیا۔ یہ جو بہاریت الہی۔ ان کے ہرے اور ان کی
 وحی کو نہ پانچو۔ یہ اللہ تعالیٰ کے سلام اور اہل اسلام کے دوست
 ہیں اسلام پر غارت قدم نہ لگتی۔ آیت اسی ماست میں۔ ملیں۔

۹۷) وَتَبَرَّيْ السُّلَافَةَ حَلْفَ تَبَرَّيْ تَوَكُّفًا جَوْرًا عَلٰی اَهْلِ الْقَبْلَةِ، وَعَنْى مِنْ
 خَاتَمِ مَلِكِهِ

ہم اہل قبلہ (یعنی مسلمانوں) میں سے ہر ایک کو تکرار نام کے پیچھے
 تکرار پانچے کو درست سمجھتے ہیں اور ان غریب و نیم ذلتاء فار کی تکرار
 بنانا۔ پانچا شرفا جائز سمجھتے ہیں۔

۸۰) وَلَا تُسْرِزْ أَحَدًا مِنْهُمْ جَسَدًا وَلَا مَالًا، وَلَا تُنْهَ عِبَادَهُمْ بِالْأَعْمَالِ

وَلَا يَشْرِكْ وَلَا يَفْقَاقِ، مَا لَوْ يَظْهَرُ مِنْهُمْ شَيْءٌ مِنْ ذَلِكَ،
وَنَذَرُ سِرَابِطَهُمْ إِلَى اللَّهِ تَعَالَى

ہم کسی فرد کو جتنی یا جتنی قرار نہیں دیتے اور نہ ہی کسی پر کفر، شرک یا غفاق کا فتویٰ لگاتے ہیں تا وقتیکہ ان چیزوں کا اس سے ظہور نہ ہو جائے۔ ہم ان کی پوشیدہ باتوں (مجھنی ہوئی) کو اللہ تعالیٰ کے سپرد کرتے ہیں۔

۸۱) وَلَا تَرَى السِّيفَ عَلَى أَحَدٍ مِنْ أُمَّةٍ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ إِلَّا مَنْ وَجِبَ عَلَيْهِ السِّيفُ

ہم امت محمدیہ علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام میں سے کس فرد پر تلوار چھڑنا
چاہتے ہیں۔ مگر جس پر تلوار کا چھڑنا واجب ہو جائے۔

۸۲) وَلَا تَرَى الْخُرُوجَ عَلَى أَيْمَنِنَا وَلَا قِتْلًا، وَإِنْ جَارُوا،
وَلَا تَدْعُو عَلَيْهِمْ، وَلَا تَنْتَهِدُنَا عَنْ طَاعَتِهِمْ، وَتَرَى طَاعَتَهُمْ
مِنْ طَاعَةِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ قَبْرُ بَصَّةٍ، مَا لَوْ يَأْمُرُوا بِمَعْصِيَةٍ، وَنَدْعُو
لَيْفُحًا بِالصَّلَاحِ وَالْمَعَادَةِ

ہم مسلمان حکمرانوں کے خلاف بغاوت کو چاہتے ہیں مگر چہ وہ ظالم ہی
کیوں نہ ہوں اور نہ ہی ہم انہیں بددعا دیتے ہیں اور نہ ہی ان کی اطاعت

سے اپنے ہاتھ کھینچتے ہیں جب تک کہ کسی لڑکے کا عمر نہ پورے اسی سال کی تکمیل ہو
 انہوں نے صفت اور فرائض بھی بتائے ہیں۔ نور نامہ ان کے لئے بہترین اور مفید کتاب
 رہا کرتا ہے۔

۸۳: وَبَشِّرِ النَّسْلَ وَالْجَمَاعَةَ، وَنَجَّسَ الْفُجُورَ وَالْحِلَافَ
 وَالْفُرْقَةَ

نام نسل اور جماعت کی برائی کرتے ہیں اور مسلمانوں کی جماعت سے
 عیسائیوں کی مخالفت اور فرقہ سے اپنے آپ کو بچاتے ہیں۔

۸۴: وَبَشِّرِ أَهْلَ الْغَدَلِ وَالْأَمَانَةِ، وَبَشِّرِ أَهْلَ الْخَوَارِ وَالْخِيَانَةِ
 ہم اہل غدیر، امانت کے محبت کرتے ہیں۔ تم لوگوں اور خیانت کا
 خطاب کرنے والوں سے نفرت کرتے ہیں۔

۸۵: وَنَقُولُ: اللَّهُ أَعْلَمُ، فَيُخَالِفُ عَلَيْهِ عَلَمَهُ
 اگر کسی چیز کے بارے میں ہمیں شک ہو تو ہم اس کے نام پر اللہ
 محمد (اللہ بڑھ جاتا ہے) کہتے ہیں۔

۸۶: وَنَرَى الْمُسْلِمَ عَلَى الْخَلْقِ فِي الْمَسْجِدِ وَالْمَحْضَرِ، كَمَا خَدَّ
 فی الآخر

ان تعینات کے مطابق سزا، سزا میں ہم سزا میں پہنچ جاتے

ہیں

۸۷: وَالْحَجُّ وَالْفِطْرُ مِمَّا مَضَىٰ مَعَ أُولَى الْأَمْرِ مِنَ الْأُمَّةِ

الْمُسْلِمِينَ بِرَأْسِهِمْ وَلَا يَنْطَلِقُ شَيْءٌ وَلَا يَنْقُطُ

سمرقون میں سے تیک و پد تکرانوں کے ساتھ جی، اور جی، قیامت تک

باری رہیں۔ گے ان کوئی چیز نہ تو قائم کر سکتی ہے اور نہ تو رُسکتی ہے۔

۸۸: (وَتُؤْمِنُ بِالْكِتَابِ الْأَلْبَانِيِّ، فَإِنَّ اللَّهَ قَدْ جَعَلَهُمْ خَلِيفَةً حَافِظِينَ

ہم کراہت کا نہیں پر بھی ایمان رکھتے ہیں کہ بے شک ان کو اللہ تعالیٰ نے

ہمارا حافظ بنایا ہے۔

۸۹: (وَتُؤْمِنُ بِسُلْكِ الْمَوْتِ الْمَوْثِقِ بِفَتْحِ أَرْوَاحِ الْعَالَمِينَ

ہم ملک الموت پر بھی ایمان رکھتے ہیں اللہ تعالیٰ نے، میں قبض کرنے

کی ذمہ داری سونپی ہے

۹۰: (وَبَعْدَ الْغُرِّ لَمْ يَكُنْ لَدُنْهُ أَهْلًا، وَسُؤَانٌ فَكَبِيرٌ وَكَبِيرٌ

قَرَبٌ عَنْ رَبِّهِ وَدَبِّهِ وَبِهِ عَلَى سَاحَاتٍ بِهِ لَا خَيْرَ عَنْ

رُسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَعَنِ الصَّحَابَةِ رَضَوَانِ

اللّٰهُ عَلَيْهِمْ

ہم مذاب قبر پر بھی یقین رکھتے ہیں یعنی اس شخص کو مذاب ہوگا جو اسی کا مستحق ہو جس طرح کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین سے ثابت ہے۔ ہم قبر میں منکر و نکیر کے سوالات کو بھی برحق مانتے ہیں جو اللہ عز و جل، دین اور رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق کریں گے۔

(۹۱) وَالنَّارُ رَؤُوسَةٌ مِنْ دِمَاضِ الْخَيْبَةِ أَوْ حُقُورَةُ مِنْ حُقُورِ النَّبَرِ

قبر جنت کے گھٹانوں میں سے ایک گھٹان ہے یا جہنم کے گڑھوں میں سے ایک گڑھ ہے۔

(۹۲) وَتُؤْمِنُ بِالسَّاعَةِ وَجَزَاءِ الْأَعْمَالِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَالْعَرْضِ

وَالْحِسَابِ وَقِرَاءَةِ الْكِتَابِ وَالثَّوَابِ وَالْعِقَابِ وَالْفِرَاطِ وَالْمِيزَانِ

ہم موت کے بعد دوبارہ اٹھائے جانے، قیامت کے روز اعمال کی جزاء، حساب و کتاب، اعمال اُسے کی قراءت، ثواب و عقاب، اُٹھنا سڑنا اور میزان جیسے حقائق پر ایمان رکھتے ہیں۔

۹۳) وَالْجَنَّةُ وَالنَّارُ مَخْلُوقَتَانِ لَا تَفْنَيَانِ وَإِنَّ اللَّهَ تَعَالَى
 خَلَقَ الْجَنَّةَ وَالنَّارَ قَبْلَ الْخَلْقِ وَخَلَقَ لَهَا أَهْلًا لِمَنْ شَاءَ مِنْهُمْ
 إِلَى الْجَنَّةِ أَدْخَلَهُ فَطْلًا مِنْهُ وَمَنْ شَاءَ مِنْهُمْ إِلَى النَّارِ أَدْخَلَهُ
 عَذَابًا مِنْهُ وَكُلٌّ يَفْعَلُ لِمَا فَعَلَ قَرَعَ لَهُ وَصَائِرُ إِلَى مَا خَلَقَ لَهُ
 جنت اور دوزخ اللہ کی مخلوق ہیں جو کبھی فنا نہیں ہوں گی۔ اللہ تعالیٰ نے
 جنت اور دوزخ کو دوسری مخلوق کو پیدا کرنے سے پہلے بنایا اور ان
 دونوں کے لئے اہل بھی پیدا کیا۔ ان میں سے جسے چاہے گا اپنے فضل و
 کرم سے جنت میں داخل کرے گا اور جسے چاہے گا اپنے عدل و
 انصاف کے ساتھ جہنم رسید کر دے گا۔ ہر انسان وحق کا ہر انجام و دنیا
 ہے جس کے لئے وہ قارخ ہوگا اور ہر شخص کسی طرف لائے والا ہے جس
 کے لئے اسے پیدا کیا گیا۔

۹۴) وَالْخَيْرُ وَالشَّرُّ مَقْدُرَانِ عَلَى الْعِبَادِ
 خیر و شر کا ہندوں کیلئے فیصلہ کردہ دائرہ۔

۹۵) وَالْإِسْطَاعَةُ الَّتِي يَجِبُ بِهَا الْفِعْلُ مِنْ نَحْوِ التَّوْبَةِ الَّتِي لَا
 نَحْوَرُ أَنْ يُوصَفَ الْمَخْشُوقُ بِهَا فَهِيَ مِنْ الْفِعْلِ، وَأَمَّا

الْأَسْطِطَاعَةَ مِنَ الصُّبْحَةِ وَالْمُوسَمِ وَالْمَغْمَسِ وَسَلَامِهِ إِلَّا لَا ت
فِيهِ لَقُلِ الْعِبَادِ وَبِهَا يَنْعَلِقُ الْجَنَابُ زَهْوً كَمَا قَالَ اللَّهُ
تَعَالَى: "لَا يَكْلِفُ اللَّهُ نَفْسًا إِلَّا وُسْعَهَا"

وہ استطاعت جس سے عمل واجب ہو جاتا ہے جیسے تو مشر ہے جس سے
کوئی حقوق متعارف نہیں ہو سکتی وہ عمل کے ساتھ ساتھ ہے۔ اور وہ
استطاعت جو صحت، وسعت، قدرت اور موائے اسباب کی صورت میں
میاں ہوتی ہے اس کا وجود عمل سے پہلے ہوتا ہے۔ مطلب یہی استطاعت
سے متعلق ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ ارشاد ہے: "اللہ تعالیٰ کسی شخص کو اس کی
طاقت سے زیادہ تعین نہیں دیتا۔"

(۹۶) وَأَفْعَالُ الْعِبَادِ هِيَ بِخَلْقِ اللَّهِ تَعَالَى وَتَحْسِبُ مِنَ الْعِبَادِ
بنادگان خدا کے افعال اللہ کی مخلوق اور بندوں کا سب ہیں۔

(۹۷) وَلَمْ يَكْلِفْهُمْ اللَّهُ تَعَالَى إِلَّا مَا يُطِيقُونَ. وَلَا يُطِيقُونَ إِلَّا مَا
كَلَّفَهُمْ وَهُوَ تَفْسِيرُ: "لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ" نَقُولُ: لَا
جَمَلَةَ لَا عَيْدَ. وَلَا حُرْكَةَ لَا عَيْدَ، وَلَا تَحْوِيلَ لَا عَيْدَ عَنْ مَعْصِيَةِ
اللَّهِ إِلَّا بِمَعُونَةِ اللَّهِ. وَلَا قُوَّةَ لَا عَيْدَ عَلَى إِقَامَةِ طَاعَةِ اللَّهِ

وَالذَّابُّ عَلَيْهِمْ لَا يَنْفِقُ اللَّهُ

اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں کو انیس کاموں کا خیر دیے ہیں لیکن وہ وقت
 نہیں آتا جب تک ان باتوں پر وقت نہ گزرتے ہیں جس کا کوئی علم ہو
 ہے "لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ" کا مطلب یہ بھی ہے کہ یہ قرآن
 کریم میں کہ اللہ تعالیٰ نے ہم کو اس کا کتاب میں لکھی ہے کہ کوئی اس کو
 پھیر نہ سکیں۔ اس کے علم سے بغیر اسے نہیں ہے۔ اللہ تعالیٰ کی مدد
 کے بغیر کوئی اس کو نہ فریادی سے حق سنا سکتا ہے۔ اس کی توفیق سے
 بغیر اللہ تعالیٰ کے کسی پر عمل کرتا ہے۔

۹۸) وَكُلُّ شَيْءٍ يُحْرَقُ حُشْنُهُ إِلَهِ عَزَّ وَجَلَّ عَلَّمَهُ وَفَضَّاهُ
 وَقَدَّرَهُ، غَلَبَتْ مِنْبُتُ الْمُسْتَبَاتِ كُلُّهَا، وَغَبَّ فَضَّاهُ
 الْحَيْلُ كُلُّهَا، بِفَعْلٍ مَا يَسْتَدُ وَهُوَ عَمْرٍ طَالِمٌ أَيْدَا، تَقْدَسُ عَنْ
 كُلِّ سُبُوٍّ وَحَسْبٍ وَتَسْرَهُ عَنْ كُلِّ غَيْبٍ وَتَسْبِيٍّ لَا يَسْأَلُ عَنْهَا
 بَعْدَ وَهْمٍ يُؤَلِّوْنَ

۹۸۔ کہ کتابوں پر جو چیزیں توفیق کی بات ہیں اس کے علم اور فضل سے
 باری ہمارے ہے۔ اس کی مشیت تمام مخلوق پر غالب ہے۔ اس کا

فیلہ تمام بیوی پر غالب ہے۔ جو وہ چاہتا ہے کرتا ہے۔ وہ ذات کسی پر
ظلم نہیں کرتی اور ہر قسم کی برائی اور ہلاکت سے پاک۔ اور ہر قسم کے عیب
اور نیکو اور چیز سے سزا ہے۔ جو کام کرتا ہے اس کی پرستش نہیں ہوتی
اور (جو یہ لوگ کرتے ہیں) اس کی پرستش ہوگی۔ (الانبیاء، ۲۳)

۹۹) وَلِی دُعَاہِ الْاَحْیَاءِ وَضَعْفَانِہُمْ خُفْعَةً لِّلْعَذَابِ
زندوں کا دعا کرنا اور صدمہ و خیرات کرنا مردوں کے لئے نفع بخش ہے۔
۱۰۰) وَاللّٰہُ تَعَالٰی یَسْتَجِیْبُ لِّلْدُعَوَاتِ وَیَقْضِی الْاِحْتَاجَاتِ
اللہ تعالیٰ دعاؤں کو قبول اور حاجات کو پورا کرتا ہے۔

۱۰۱) وَیَسْئَلُکَ شَیْءٌ ؕ وَلَا یَمْلِکُہُ شَیْءٌ ؕ وَلَا غَیْبٌ عَنِ اللّٰہِ طَرَفٌ ؕ
غَیْبٌ ؕ وَمَنْ اَسْتَعٰی عَنِ اللّٰہِ طَرَفًا غَیْبٌ فَقَدْ کَفَرَ وَضَارَ مِنْ
اَهْلِ الْجَنِّ

اللہ تعالیٰ ہر چیز کا مالک ہے اس کا کوئی مالک نہیں۔ اللہ تعالیٰ سے آگے
کچھ بھی کہنی ہے یا نہیں ہو سکتا اور جو شخص اللہ تعالیٰ سے بے
نیاز ہوئی تو اس نے کفر کا ارتکاب کیا اور ہلاکت زدہ لوگوں میں شمار
ہو گیا۔

۱۰۲ اِنَّ الْمَلَّ نَعَانِيْ بِغَسِّ وَيَاصِي لَا كَأَجْدَ فِي الْوَدَى

اللہ تعالیٰ تیرا غم بھر جائے گا۔ خوش فہمی کیلئے اس کی ناراضی اور خوش
خبروں کی جھلک نہیں ہوتی۔

۱۰۳ وَنَجِبُ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ، وَلَا تَمُوتُ فِي حِلِّ نَجِبٍ مِنْهُمْ.

وَلَا تَسِرْ مِنْ أَحَدٍ مِنْهُمْ، وَتَعْطِ مَنْ يَعْطِيهِمْ، وَتَغْفِرِ الْخَبِيرِ
يَذْكُرْهُمْ وَلَا تَذْكُرْهُمْ، إِلَّا بِحَبْرٍ وَبَرِي خَلِيمٍ دِينًا وَبِئْسَ
وَخَسَنًا، وَتَعْطِيهِمْ تَحْفَرًا وَشَقَاقًا وَتَقْدَارًا.

ہم اصحاب رسول میرا اعلا سے محبت کرتے ہیں اور مومن میں سے کسی
کی موت میں اس نے حق سے ترو دوئیں برکتیں۔ اور وہی ان میں سے
کسی سے برائے کا ٹھکانا کرتے ہیں۔ اور اس سے انھیں دہکتے ہیں، جو
صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین سے انھیں جھٹاتے۔ ہم اس سے بھی
انھیں دہکتے ہیں اور ان کا اچھے انداز میں نہ نہیں لیتا، ہم سچا کر مر
رضوان اللہ علیہم اجمعین کا ترو دوئیں محبت سے۔ اور اس سے کرتے
ہیں۔ سچا کر مر رضوان اللہ علیہم اجمعین کی محبت سے۔ یہاں اور احسان
کی مدد سے ہے اور ان سے انھیں غم کا حق اور برکتی ہے۔

۱۰۴) وَبَسَّتِ الْخِلاَافَةُ بَعْدَ نَبِيِّكُمْ هَؤُلَاءِ الْأَبْنَاءُ تُكْفِرُ بَكُمْ وَأَنْتُمْ لَا تَعْلَمُونَ
 اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ، فَخَصَّيْلًا لَهُ وَتَقْدِيمًا عَلَى جَمِيعِ أُمَّةٍ ثُمَّ لَعَنَهُ رَبُّ
 الْحَطَّابِ وَحَسَى اللَّهُ عَنْهُ، ثُمَّ لَعَنَهُ ابْنُ عَتَمَانَ وَحَسَى اللَّهُ عَنْهُ
 ثُمَّ لَعَنَ ابْنُ أَبِي طَالِبٍ وَحُزَيْنٌ اللَّهُ عَلَيْهِمْ أَصْحَابُ بَيْتِ
 الْحُكْمَاءِ الرَّاشِدُونَ وَالْأَيُّمَةُ الْمُجَاهِدُونَ الَّذِينَ فَضَّلُوا بِالْحَقِّ
 وَكَاتَبُوا بِهِ يَعْبُدُونَ

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا
 پہلا خلیفہ مانتے ہیں۔ ان کے ان کے ہم آہنگ ہیں افضل ترین نبی صلی اللہ علیہ وسلم
 ان کے بعد درجہ بدرجہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور
 حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ و تیسرا اور حضرت علی ابن ابی طالب رضی
 اللہ تعالیٰ عنہ کو چوتھا خلیفہ تسلیم کرتے ہیں۔ یہ خلفائے راشدین ہیں اور
 ہدایت و قیادت کے نام ہیں۔

۱۰۵) وَإِنَّ الْغُزَاةَ الَّذِينَ آمَنُوا مِنْكُمْ رَسُولُ اللَّهِ لَأَكْثَرُ مِنْهُمْ بِالْجَنَّةِ
 يُشْهِدُ لَهُمْ بِأَنَّهُمْ عَلَى مَا شَهِدُوا لَهُمْ رَسُولُ اللَّهِ لَئِنْ لَمْ يَنْصَرُوا
 الْحَقُّ وَهُمْ أَبَوْبَكْرٍ وَعُمَرُ وَعُثْمَانُ وَعَلِيٌّ وَطَلْحَةُ

وَالرَّيْزُوا، وَاسْعَدَ، وَاسْجَمَدَ، وَغَيْدَةُ الرَّخْمِ بْنِ غَوْثٍ،
وَأَبْرَ غَيْدَةُ بْنُ الْجَرَّاحِ، وَهُوَ أَمِينُ هَذِهِ الْأُمَّةِ، رَضَوَانِ اللَّهُ
عَلَيْهِمْ أَجْمَعِينَ

دو دس صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین جن کا رسول اللہ صلی اللہ علیہ
اسلم نے نام لیا اور انہیں رحمت کی خوشخبری دی۔ ہم ان کے بھائی ہوئے کی
نکوائی اس جاء پر دیتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی توائی
دی آپ کا فرمان برحق ہے۔ اور دو دس صحابہ کبار رضوان اللہ علیہم
اجمعین یہ ہیں۔

- (۱) حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ
- (۲) حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ
- (۳) حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ
- (۴) حضرت علی ابن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ
- (۵) حضرت طلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ
- (۶) حضرت زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ
- (۷) حضرت سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ
- (۸) حضرت سعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ

(۹) حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ

(۱۰) حضرت ابراہیمہ بن جراح رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان کو اس اُمت کے امین
ہونے کا لقب بھی آیا ہے۔

(۱۱) وَمِنْ أَحْسَنِ الْقَوْلِ لِي أَصْحَابُ النَّبِيِّ ﷺ وَالْزَّوْجَةُ وَذُرِّيَّتُهُ
فَقَدْ بَرِئَ مِنْ النِّفَاقِ

جس نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم، ازواج مصبرات رضی اللہ تعالیٰ عنہن
اور آپ کی پاکیزہ اولاد کے متعلق اچھا تذکرہ کیا اس نے اپنے آپ کو
نفاق سے بری کر دیا۔

(۱۲) وَغُلَمَاءُ السُّلَافِ مِنَ الصَّالِحِينَ وَالتَّابِعِينَ وَمَنْ بَعْدَهُمْ مِنْ
أَهْلِ الْخَيْرِ وَالْأَثَرِ، وَأَهْلِ الْبِقَعِ وَالنَّظَرِ، لَا يَذْكُرُونَ إِلَّا
بِالْحَمْدِ، وَمَنْ ذَكَرَهُمْ بِسُوءٍ فَهُوَ عَلَى غَيْرِ السَّبِيلِ

خیرہ شیعہ کے مطلق اور بعد میں آنے والے ان کے پیروکار جو بلاشبہ خیر
و بھلائی کے دعوے اور فتنہ و فتنہ کے مطلق تھے ان کا تذکرہ بھی اچھا کرنے کے
ساتھ ہی ہونا چاہیے، جس نے انہیں بُرے انداز میں یاد کیا وہ یقیناً براہ
راست پر نہیں ہے۔

۱۰۸) وَلَا تَغْضَبْ أَحَدًا مِنَ الْأَوْلِيَاءِ عَلَى أَخْبَدٍ مِنَ الْأَنْبِيَاءِ، وَتَقُولُ:

نَبِيٌّ وَاحِدٌ أَفْضَلُ مِنْ جَمِيعِ الْأَوْلِيَاءِ

ہم کسی ولی کو کسی نبی پر فضیلت نہیں دیتے، ہمارا یہ عقیدہ ہے کہ ایک نبی تمام اولیاء سے افضل ہے۔

۱۰۹) وَتُؤْمِنُ بِمَا جَاءَ مِنْ تَكْرَاهَاتِهِمْ، وَصَحَّ عَنْ التَّقَاتِ مِنْ دُرَاهِمِهِمْ

ہم اولیاء کراہم کی کراہات کو ماننے میں اور ان کی روایت کو بھی مانتے ہیں جو حقائق سے ثابت ہیں۔

۱۱۰) وَتُؤْمِنُ بِأَشْرَاطِ السَّاعَةِ مِنْهَا: خُرُوجُ الْمَدْجَالِ، وَتُؤْمِنُ

بِمُتَى عَلَيْهِ السَّلَامُ مِنَ السَّمَاءِ، وَتُؤْمِنُ بِطُلُوعِ الشَّمْسِ مِنْ

مَغْرِبِهَا، وَخُرُوجِ ذَابَّةِ الْأَرْضِ مِنْ مَوَاضِعِهَا

ہم علامات قیامت پر یقین رکھتے ہیں۔ مثلاً دجال کا خروج، عیسیٰ بن

مریم علیہا السلام کا آسمان سے نازل ہونا، سورج کا مغرب سے طلوع

ہونا، دابہ الارض کا اپنی جگہ سے نکلنا۔

۱۱۱) وَلَا تُضَيِّقُ كَدْحًا وَلَا عَرَقًا وَلَا مَنْ يَدْعِي شَيْئًا يُخَالِفُ

الْكِتَابَ وَالْمُسْنَدَ وَالْجَمَاعَ وَالْأُمَّةَ

ہم کسی نبوی کو سچا نہیں سمجھتے اور نہ ہی اسے سچا مانتے ہیں جو کتاب و سنت اور اجماع کے خلاف کوئی دعویٰ کرے۔

۱۲) وَلَوْ يَخْضَعُونَ خِفَا وَصَوَابًا، وَالْفَرْقَةُ زَيْغًا وَعَدَابًا

ہم "جماعت" کو حق اور درست سمجھتے ہیں اور فرقہ بندی کو تیج رومی اور مذاب گردانتے ہیں۔

۱۳) وَدِينُ اللَّهِ فِي السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ وَاحِدٌ وَهُوَ دِينُ الْإِسْلَامِ كَمَا

قَالَ اللَّهُ تَعَالَى: "إِنَّ الدِّينَ بَعْدَ اللَّهِ الْإِسْلَامُ" وَقَالَ تَعَالَى
"وَرَضِيتُ لَكُمُ الْإِسْلَامَ دِينًا"۔

اللہ کا دین ارض و سماء میں صرف ایک ہی ہے اور وہ دین اسلام ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے: "بلاشبہ دین اللہ کے نزدیک اسلام ہی ہے" اور فرمایا: "اور میں نے اسلام کو تمہارے لئے منظور دین پسند کر لیا"۔

۱۴) وَهُوَ دِينُ الْعُلُوِّ وَالنَّصْبِ، وَدِينُ التَّشْبِيهِ وَالتَّعْطِيلِ، وَدِينُ

التَّجَبُّرِ وَالْقَدَرِ، وَدِينُ الْأَمْنِ وَالْإِيَّاسِ

یہ دین افراتفریط، تشبیہ و تعطیل، جبر و قدر اور بے خوفی و اسیدی کے مابین

ہے۔

۱۵) قیلند دینا واعیادنا ظاہرا و باطنا، ونحن نراء الى الله تعالى

من كل من خاف البدي ذكرنا وبتنا

و نسنن الله تعالى أن ينبتا عليه ويختم لنا به، ويفصلنا من
الأهواء المتخلفة، والآراء المنفرقة، والنداهب الرذيلة،
كاستنبة واستعزلة والحنيفية، والجنونية، والتفردية
وغيرهم ممن خالف السنة والجماعة، وأتبع الدعة
والضلالة، ونحن منهم براء وهم عندنا ضال وأزدياء
وبالله العظمة والتوفيق والله أعلم بالصواب واليه المرجع
والعائد

یہ ہم اہل دین ہے اور کفار و باطن میں مکی ہم ر عقیدہ ہے۔ ہم ہر اس
انسان سے بڑی ہیں جس نے ان باتوں کی مخالفت کی، جن کا ہم نے
اس کتاب میں تذکرہ کیا اور ہم اللہ سے سوال کرتے ہیں کہ ہم کو ایسے
پرچار سے محفوظ رکھے اور بتا دے کہ ایمان پر کیا اور ہم کو مختلف فتوایں
سے بچاؤ اور مختلف مشوروں سے بچاؤ، غرابہ و ایوب سے بچاؤ جیسے مشیر
اور محفل اور جمیع دینی و دنیوی امور کے عہدہ داران کو ان میں سے خطوں
نے سنت و جماعت کی مخالفت کی اور ہم ان سے دوستی نہ کریں اور ہم

ان سے بڑی چیز اور اہم چیز کے لئے کہہ کر اور ٹھیک سے اللہ کے لئے
 اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے اور اللہ و رسول کے لئے کہہ کر
 نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر ان کی قائل ہوا ان کے سوا پکار کر رسول اللہ
 محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر اور مانتی اور ماننے والے اور تہنیتیں اللہ کے لئے
 کرتے۔

ہر طالب علم کے لئے ایک بہترین کتاب

مطالعہ کی اہمیت

"اِنْ شَاءَ اللہ اس کتاب کو پڑھ کر سائنس دان و طلباء کو
مطالعہ کرنے کا شوق پیدا ہوگا۔ بندہ غمناک کہ اس عالم ہائے علم
سے مخصوص درخواست کرتا ہے کہ اس کتاب کا مطالعہ ایک
بار ضرور کریں، کیونکہ اس کتاب کی مستحق ہے کہ اس کا مطالعہ
بارہ کی جائے۔" حضرت مفتی نظام الدین کاشغری رحمۃ اللہ علیہ

تألیف

ہکولہ محمد روح اللہ نقشبندی غفرلہ

فارس علی ہمدانی، مولانا غلام محمد، مولانا غلام محمد، مولانا غلام محمد

بِالْاِلهِ دِلِی

صَلِّیَاءَ وَطَالِبَاتِ کِلْتَمَ اِیْکَ یَهْتَرُوْنَ تَحْفَظَ

کامیاب طالب علم

یہ کتاب علم میں صوفیہ کو بہادر علم میں اچھی محروم
میں بھی غافل ہیں کہ ان کی یہ لوگ کامیاب طالب علم ہیں
یہ کتاب ان کے لیے ہے جو ان کی تعلیم کو آسان بنا دے
یہ کتاب ان کے لیے ہے جو ان کی تعلیم کو آسان بنا دے
یہ کتاب ان کے لیے ہے جو ان کی تعلیم کو آسان بنا دے
یہ کتاب ان کے لیے ہے جو ان کی تعلیم کو آسان بنا دے

مؤلف

حضرت مولانا ابراہیم علیہ السلام
اس کتاب کا عنوان ہے اس کتاب کا عنوان ہے

مترجم

مترجم مولانا ابراہیم علیہ السلام
اس کتاب کا عنوان ہے اس کتاب کا عنوان ہے

مؤلف

زُورِ اللہ نقشبندی حنا

مترجم

عبدالعزیز / محمد زبیر
یہ کتاب کا عنوان ہے اس کتاب کا عنوان ہے

کامل الہدای

حیاتِ سلام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ

امام ابوداؤد بخستانی رحمہ اللہ

کے کھل جانے والے زندگی، تصانیف کا تذکرہ، مشن بنی، اور ان کا تفصیلی
تعارف اور ان کی تمام شراعی و تحقیقاتی کا تفصیل پر مزہ سنیں اور
دانشینانِ طلبہ میں

مترجم

حضرت مولانا مفتی سعید امجد علی صاحب
استاذ دارالعلوم، ایوبند

لاٹ

پبلشرز ڈاکٹر (ہدف) لاٹ

حیات امام طحاوی

امام ابو نعیم علی بن عمر رحمہ اللہ

یہ تفصیلی حالات زندگی و تاریخین پر درستیوں کا تذکرہ ان کے
قصائد، موصوفات، غرضیاتی کو تو جمع کرنا ہی غرض صفا طاعت و
حقیقت فقیر، نور ان میں ان صاحب کا رہتا ہے، شرح معانی الآثار و
تفصیلی تذکرہ ان کی غرض شرح اعتقادات کا مفصل تذکرہ
شیراز، دارالعلوم صوفیہ

الحق

حضرت سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا کہ تم نے جو کچھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے اسے اپنے دل میں محفوظ رکھو اور اپنے بھائی اور بیٹوں کو بھی بتا دو۔

3.

پیشروان و مآخذ